# آہ! مفتی عثمان یار خان کی شہادت

اٹھے جاتے ہیں اب اس بزم سے ارباب نظر
گھٹتے جاتے ہیں میرے دل کے بڑھانے والے

بدقسمت ملک اور خون آشام شہر کراچی عرصہ دراز سے عرصہ مقتل بنا ہوا ہے۔ اندرونی اور بیرونی دشمنوں نے مل کر اہل وطن کو آگ و خون کے سمندر میں ڈبو دیا ہے۔ ہر جانب اور ہر سو قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے، گناہگار اور بے گناہ دونوں کو ایک ہی تیر سے مارا جا رہا ہے، جہاں عوام الناس اور حکومت کی فورسز کو ایک دوسرے کے ہاتھوں مروایا جا رہا ہے وہیں مسلم معاشرے کے پُرامن اور معزز طبقہ علماء کو بھی چُن چُن کر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ خصوصاً کراچی میں اب تک درجنوں متعدل مزاج، امن و آشتی کے علمبردار علمائے کرام اور نامور، باصلاحیت، علم و تحقیق سے وابستہ شخصیات کو ناکردہ جرائم کی بھینٹ چڑھا دیا گیا ہے۔ اسی سلسلے میں برادرِ مکرم مفتی عثمان یار خان کو بھی گزشتہ ماہ دو ساتھیوں کے ہمراہ انتہائی بیدردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

دل و جان سے زیادہ عزیز محترم عثمان کو مرحوم کہنا اور ان کے بارے میں تعزیتی کلمات لکھنا اس کیلئے دماغ ابھی تک مائل نہیں ہو رہا اور نہ ہی ہاتھ لکھنے پہ قادر ہو رہے ہیں کہ کیسے زندہ و جاوید دوست اور سراپا زندگی کے استعارے کو بے رحم موت کے قافلے کا ہم سفر قرار دوں۔

مرا در دیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد
وگردم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

برادر اور دوست عثمان یار کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار اور متعدد صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ آپ دینی علوم و فنون کے ساتھ ساتھ عصری علوم سے بھی آراستہ تھے۔ آپ اپنے عظیم المرتبت اور نامور والد گرامی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسفندیار خان صاحب مدظلہ کے بڑے صاحبزادے تھے اور جامعہ دارالخیر گلستان جوہر کے مدیر اور ماہنامہ "ندائے الخیر" کے مدیر اعلیٰ اور جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی رہنما تھے۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے ساتھ آپ کی محبت وعقیدت اور جماعتی وابستگی مثالی تھی۔ عمر بھر ہر قسم کے بحرانوں میں جمعیت علماء اسلام کا ساتھ مرتے دم تک نبھاتے رہے۔ راقم اور برادرم مولانا حامد الحق کے ساتھ بھی حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر آپ نے زندگی بھر تعلق اور دوستی کو قائم رکھا۔ آپ درس و تدریس، سیاست اور صحافت اور اپنے عظیم علمی مرکز کی بھاری ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھا رہے تھے۔ آپ جدید دور کے تقاضوں سے خوب واقف تھے، اسی لئے جب پاکستان میں نجی ٹیلیویژن چینلز نے اپنے پروگراموں میں مذہبی پروگرام بھی شامل کئے تو دیگر تمام مسالک اور

فرقے اس میں پیش پیش رہے تو اس کمی کو پورا کرنے کے لئے آپ نے بھی اپنی بھرپور علمی توانائیاں اس اہم ترین محاذ پر بروئے کار لائیں اور مسلک دیوبند اور خصوصاً دینی مدارس کی آپ نے سب سے زیادہ موثر نمائندگی کی اور فرق باطلہ کے منفی پروپیگنڈوں کا بھرپور تعاقب کیا۔ (گوکہ ذرائع ابلاغ اور وقت کا یہ اہم ترین شعبہ اب بھی علمائے دیوبند اور دینی مدارس کی بھرپور توجہ ونمائندگی کا منتظر ہے) آپ کو اللہ تعالیٰ نے تحریر وتقریر اور اعلیٰ اخلاق سے بھی نوازا تھا۔ نفاست' نظافت اور خوبصورتی کے عناصر سے آپ کی شخصیت مرقع تھی۔ اوپر سے ذہانت' حاضر جوابی اور نکتہ شناسی نے چار چاند لگا دیئے تھے۔ مرنج مرنجاں طبیعت کے حامل تھے' جس مجلس اور محفل میں بھی جاتے تو شمع محفل بن کر چمکتے۔

ے آئے عشاق گئے وعدہ فردا لے کر اب انہیں ڈھونڈ چراغ زیبا لے کر

آپ کی ناگہانی شہادت کا سن کر راقم اور حضرت والد صاحب مدظلہ پر سکتہ طاری ہوگیا۔ دوسرے دن علی الصبح مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کراچی تشریف لے گئے اور اِن کے عظیم المرتبت والد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسفندریار صاحب اور ان کے صاحبزادوں اور برادران کے ساتھ تعزیت کی۔ اور بعد میں اِن کے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ جنازہ میں کراچی اور ملک بھر کے علماء' طلباء کی ایک بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے اس ظلم وبربریت پر وفاقی اور صوبائی حکومت پر بھرپور تنقید اور اپنے غم وغصے کا اظہار کیا کہ حکومتیں جان بوجھ کر علمائے حق کے قتل عام پر آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں اور عرصہ دراز سے کراچی کے تمام اہم مدارس کے سرکردہ علماء ومشائخ کو ایک بڑی منظم سازش کے ذریعے وقتاً فوقتاً شہید کیا جارہا ہے اور اب تک کسی بھی بڑے عالم دین کے قاتل کو گرفتار نہیں کیا جاسکا ہے۔

مفتی عثمان یار خان شہید کے قتل کے بعد کراچی کے تمام علماء اور مذہبی وسیاسی جماعتوں کا ایک نمائندہ اہم اجلاس منعقد ہوا اور اس میں اس سنگین واقعے کے خلاف بروز جمعہ ۲۴ جنوری کو کراچی میں پہیہ جام ہڑتال کا اعلان ہوا اور یہ ہڑتال کافی موثر ثابت ہوئی۔ اہل کراچی نے مولانا عثمان یار خان کی شہادت پر اپنی بھرپور صدائے احتجاج بلند کی۔ آخر میں اشکوں کے سیلِ رواں میں غرق راقم' جامعہ دارالعلوم حقانیہ' ادارہ الحق مرحوم ومغفور شہید عثمان یار خانؒ کے والدِ محترم' تمام پسماندگان' برادران اور ان کے خاندان کے تمام افراد کے ساتھ نہ صرف دلی تعزیت کرتا ہے بلکہ خود کو بھی تعزیت کا مستحق سمجھتا ہے اور قارئین الحق سے ان کے رفع درجات کیلئے دعاؤں کی خصوصی اپیل کرتا ہے۔

بناء کردند خوش رسے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را